

شرعی رہنمائی لینا ضروری ہے



دار الإفتاء اہل سنت
DARUL IFTA
AHL-E-SUNNAT



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(خود بھی اول تا آخر پڑھیں اور علاقہ، ڈویژن، کابینہ اور شعبوں وغیرہ کے مدنی مشوروں میں اولاً یہ مضمون،

حسبِ ضرورت پڑھ کر سنائیں، شرعی رہنمائی لینے کا ذہن بنے گا۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ)

شرعی رہنمائی لینا ضروری ہے

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافِحہ کریں اور نبی (صَلَّى اللهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پَآک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں ہر ماہ کثیر تعداد میں اسلامی بھائی سنتوں کی تربیت کے لیے راہِ خدا میں سفر کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک بار ایسا ہی ایک مدنی قافلہ باب المدینہ کراچی کے علاقے کورنگی کی ایک جامع مسجد میں گیا۔ دوسرے دن جب جدول کے مطابق سیکھنے سکھانے کے حلقہ میں وضو اور غسل فرض ہونے کے اسباب بیان ہوئے تو پہلی بار مدنی قافلے کے مسافر بننے کی سعادت پانے والے ایک اسلامی بھائی حلقے کے بعد قافلہ ذمہ دار کو لے کر مسجد کے وضو خانے پر آئے اور عرض کی: پیارے بھائی! آپ نے ابھی جو غسل کے اسباب میں احتلام کو غسل فرض ہونے کا سبب بیان فرمایا ہے، مجھے یہ پہلی بار پتہ چلا ہے۔ افسوس کہ مجھے رات مسجد میں احتلام ہو گیا تھا مگر شرمندگی اور جھجک کی وجہ سے میں نے سوال نہ کیا، اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ الحمد للہ وہ قافلہ ذمہ دار مدنی اسلامی بھائی تھے، انہوں نے فوراً انہیں غسل کرنے، ناپاکی کی حالت میں مسجد میں رہنے پر بارگاہِ الہی میں توبہ کرنے اور اپنی نمازیں دہرانے کا حکم شرعی بتایا۔ چنانچہ اس اسلامی بھائی نے غسل کیا اور اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کر کے اپنی نماز بھی دہرائی۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو
پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش ص 669)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یہ مدنی بہار مدنی قافلے میں سفر کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک رہنے کی افادیت کو اجاگر کرتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اس فرمانِ عالیشان کی طرف بھی متوجہ کرتی ہے: شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ یعنی بے علمی کا علاج پوچھ لینا ہے۔⁽²⁾

ہر ذی عقل بخوبی جانتا ہے کہ دینی مسئلہ ہو یا دنیاوی، سوال کے ذریعے ہی حل ہوگا، اپنی مرضی اور عقل کے گھوڑے دوڑانا کسی صورت کارگر نہیں ہوتا۔ بالفرض اگر کبھی بلا پوچھے اپنی ہی صلاحیتِ غور و فکر آزمانے کی کوشش کی جائے اور اتفاقاً طور پر درست حکم حاصل ہو جائے تو یہ کامیابی کا پہلا قدم نہیں بلکہ ہلاکت کی جانب مضبوط زینہ (سیڑھی) ہے کیونکہ ایک بار صحیح بات تک پہنچ جانے سے بندہ جبری (بڈ) ہو جاتا ہے پھر ہر معاملے میں خود ہی حاکم بنا شروع کر دیتا ہے۔

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فرامین اور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرتِ مبارکہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ان نفوسِ قدسیہ کی

1... مستند اپنی یعلیٰ، ۹۵/۳، حدیث: ۲۹۵۱

2... سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی المجرور یتیم، ص ۶۹، حدیث: ۳۳۶

سیرت کے مطالعہ سے جا بجا حُسنِ سیرت کے کرشمے نظر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ ہر ہر معاملے میں سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے رہنمائی طلب کرتے تھے چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنت کے باب ”فیضانِ رمضان“ کے صفحہ 1426 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: ایک صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے رمضان کے روزہ کی حالت میں (قصداً) اپنی عورت سے قُرْبَت کی، میں ہلاک ہو گیا، فرمائیے! اب میں کیا کروں؟ سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں! یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرمایا، 60 مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ بھی نہیں کر سکتا۔ اتنے میں بارگاہِ رسالت میں کسی نے کچھ کھجوریں ہدیہ حاضر کیں۔ سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ ساری کھجوریں اُس صحابی کو عطا فرمادیں اور فرمایا، انہیں خیرات کر دو، تمہارا آقا ہوا جو جائے گا۔ وہ بولے، یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مدینہ بھر میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک چمکنے لگے اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے یعنی فرمایا: فَاطَّعْتُهُ اَهْلَكَ لَعْنَتِي لَيْسَ اِپْنِے گھر والوں کو ہی کھلا دے۔ (تیرا آقا ہوا جو جائے گا)۔⁽¹⁾

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اپنے مسئلہ کا حل پوچھنے حاضر ہوئے اور ساری پریشانی ختم کروا کے واپس لوٹے۔ مگر یاد رکھئے! جہاں سوال کرنے اور رہنمائی حاصل کرنے کا فائدہ ہے وہیں نہ پوچھنے اور اپنی طرف سے جواب دینے کا نقصان بھی ہے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا جابر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا، جس نے اس کے سر میں زخم کر دیا پھر اسے احتلام ہو گیا۔ اس نے ساتھیوں سے کہا: کیا آپ کو میرے لئے تیمم کی اجازت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے نزدیک آپ کو تیمم کی اجازت نہیں ہے کیونکہ آپ پانی پر قادر ہیں۔ چنانچہ اس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہو گیا۔ جب ہم نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو فرمایا: اللہ عزوجل تمہیں مارے، تم نے اُسے قتل کر دیا، جب تمہیں معلوم نہ تھا تو مسئلہ کیوں نہ پوچھا کہ بے علمی کا علاج پوچھ لینا ہے، اسے یہ کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر کپڑا لپیٹ لیتا پھر اس پر ہاتھ پھیر لیتا اور باقی جسم دھو ڈالتا۔⁽²⁾

مفسرِ شہیر، حکیمِ الاُمت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: (صحابہ کرام) سمجھے کہ تیمم بیمار کے لئے نہیں صرف پانی نہ ملنے کی حالت میں ہے کیونکہ رب فرماتا ہے: "فَلَمْ تَجِدْ وَا مَاءً فَتَيَمَّمُوا" (ترجمہ کنز الایمان: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو) یہ ہے اجتہاد کی غلطی اور خطا۔ (اور ان صحابی کو دیکھئے کہ نماز کی اہلیت کے پیش نظر زخمی ہوتے ہوئے بھی غسل کر لیا) یہ ہے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا تقویٰ اور خوفِ خدا کہ جان دیدی مگر نماز چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ (نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں قَتَلُوْا فرمایا) یعنی یہ لوگ اس کی موت کا سبب بن گئے، نہ ایسا فتویٰ دیتے، نہ وہ غسل کر کے وفات پاتا اور یہ بددعا (دعاے ہلاکت) اظہارِ ناراضی کے لئے ہے۔ انہیں چاہیے تھا کہ اسے خود حکم نہ دیتے بلکہ

1... صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب من اصاب ذنبا دون الحد، ص 161 حدیث: 2822

2... سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی المجرور یتیمم، ص 69، حدیث: 336

میرے پاس آنے تک صبر کرتے، مجھ سے مسئلہ پوچھتے۔⁽¹⁾

پیارے اسلامی بھائیو! شروع میں جو آپ نے مدنی بہار سنی اور احادیثِ کریمہ سے سوال کرنے اور شرعی رہنمائی حاصل کرنے کی اہمیت فائد اور پہلو تہی کرنے کے نقصانات بخوبی عیاں ہیں۔ یاد رہے کہ ہر قوم و ملت کی نظر میں مذہب و دین کی اہمیت اور قدر ہر چیز سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کا ہر معاشرہ اپنے مذہب کی اہمیت کو پیش نظر رکھتا اور ہر مذہبی معاملہ اپنے علما کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ عقل و دانش کا بھی یہی تقاضا ہے کہ جس شعبے کا مسئلہ ہو، اسی شعبے سے متعلق فرد سے رابطہ کیا جائے۔ چنانچہ اس معاملے میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرت ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے کیونکہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے بارے میں نبی کریم، رُوفٌ رَّحِیمٌ، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَصْحَابِی کَالْجُورِ بِأَيْہِمُ اَقْتَدَيْتُمْ اَهْتَدَيْتُمْ یعنی میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔⁽²⁾ اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرت سے یہ درس ملتا ہے کہ معاملہ خواہ کیسا ہی ہو شریعت کے تابع ہونا چاہیے اور شرعی حکم معلوم نہ ہو تو اہل علم سے شرعی رہنمائی حاصل کر لی جائے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ اکثر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سوالات کرتے اور دینی رہنمائی حاصل کیا کرتے۔ چنانچہ،

مروی ہے کہ ایک صحابی رسول نے رسول کریم، رُوفٌ رَّحِیمٌ، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مُحْرِمٌ (احرام والے) کو کون کون سا کپڑا پہننے سے بچنا چاہئے؟ ارشاد فرمایا: مُحْرِمٌ کو گر تہ ٹوپی ازار (پاجامہ یا شلوار وغیرہ) اور عمامہ پہننا نہیں چاہئے اور نہ ہی کوئی ایسا کپڑا استعمال کرنا چاہئے جو رُس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ (یعنی ایسا رنگ استعمال کرنا ممنوع ہے، جس میں خوشبو ہو) اور نہ ہی خُفَّین (چڑے کے موزے) استعمال کرے۔ البتہ وہ شخص خُفَّین (چڑے کے موزے) استعمال کر سکتا ہے، جس کے پاس جوتے نہ ہوں۔ پس جس کے پاس جوتے نہ ہوں، وہ خُفَّین (چڑے کے موزے) استعمال کرے مگر ٹخنوں سے نیچے تک کے حصہ کو کاٹ لے۔⁽³⁾

ایک موقع پر ایک صحابی رسول نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لے جاتے ہیں، اگر اس سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کیا کریں؟ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے۔⁽⁴⁾

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سائل کو شبہ یہ تھا کہ سمندر کا پانی سخت کڑوا ہے پینے کے قابل نہیں لہذا اس آیت کے تحت نہیں آتا: "وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا" (ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا)۔ کیونکہ بارش کا پانی میٹھا اور مُطہَّر ہے اور سمندر کا پانی میٹھا نہیں تو چاہیے کہ مُطہَّر (پاک کرنے والا) بھی نہ ہو۔⁽⁵⁾

پیارے اسلامی بھائیو! اگر وہ صحابی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سوال نہ کرتے اور شبہ ہی میں رہتے تو فرائض و واجبات کی ادائیگی میں سخت تشویش کا شکار ہو جاتے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی مبارک سیرت تشنگی علم اور شرعی رہنمائی حاصل کرنے کی حرص کی ڈھیروں مثالوں سے سچی ہوئی ہے۔ لہذا یاد رکھئے! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرت مبارکہ سے یہی درس ملتا ہے کہ "شرعی رہنمائی لینا ہمارے لیے از حد ضروری ہے۔"

نیز صحابہ کرام رَضَوْنَ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِمُ اَجْمَعِیْنَ کی سیرت پر چلتے ہوئے ہم بھی ہر دینی معاملہ میں علماء و مفتیان کرام سے شرعی رہنمائی لیں اور پھر

...1 مرآة المناجیح، جلد 1، صفحہ 322، لمبضا

...2 الشریعة للأجری، کتاب الایمان۔ الخ، باب ذکر فضل جمیع الصحابة۔ الخ، 2/1690، حدیث: 1166

...3 سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب ما یلبس المحرم، ص 296، حدیث: 1823

...4 سنن ابی داؤد، کتاب الطہارة، باب الوضوء بجماء البحر، ص 29، حدیث: 83

...5 مرآة المناجیح، 319/1

قدم اٹھائیں۔ کیونکہ حضور نبی رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے علماء کو اپنا وارث اور علم کو اپنی میراث فرمایا ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔^(۱)

لہذا علماء کو ادب و احترام ملحوظ رکھتے ہوئے ہمیشہ ان سے شرعی رہنمائی لینا چاہئے۔ آج کے اس پُر فتن دور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيہِہ اور دعوتِ اسلامی کسی نعمتِ غیر مُتَرَقِّبَہ (م۔ت۔رق۔ق۔بہ۔ وہ اچھی چیز جو غیر متوقع طور پر ملے) سے کم نہیں۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيہِہ اپنے بیانات، رسائل، تصانیف اور مدنی مذاکروں میں بارہا دارالافتاء کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيہِہ نے جہاں دیگر شعبہ ہائے زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے، وہیں عوام الناس کی شرعی رہنمائی کے لیے دارالافتاء اہلسنت بھی عطا فرمائے ہیں، چنانچہ ہر طرح کے مسائل میں علمائے اہلسنت و مفتیان کرام سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے اور اپنے معاملات کو قرآن و سنت کی روشنی میں انجام دینے کے لیے دارالافتاء اہلسنت سے رابطہ فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

شرعی رہنمائی لینا ضروری ہے

قرآن کریم اور احادیثِ کریمہ میں جا بجا علم و علماء کی اہمیت بیان کی گئی ہے چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

ترجمہ کنزالایمان:- کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ^ط (پ ۲۳، الزمر: ۹)

اس آیت کریمہ میں عالم و غیر عالم میں فرق کو واضح فرمایا گیا ہے۔ نیز حضور نبی رحمت، شَفِيعُ أُمَّتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔^(۲) اسی طرح اہمیتِ علم مزید اجاگر کرتے ہوئے حضور نبی رحمت، شَفِيعُ أُمَّتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے علماء کو اپنا وارث اور علم کو اپنی میراث فرمایا ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔^(۳)

حضور اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے عمل مبارک سے بھی علم کی اہمیت واضح فرمائی۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجتہم، رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی مسجد میں دو حلقوں کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: دونوں نیکی کا کام کر رہے ہیں لیکن ان میں سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔ یہ لوگ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کر رہے ہیں اس کی بارگاہ میں متوجہ ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو انہیں عطا کر دے، اگر چاہے تو عطا نہ کرے اور یہ لوگ جو دین کا علم حاصل کر رہے ہیں اور ناواقف لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں، یہ افضل ہیں کیونکہ مجھے بھی مُعَلِّمٌ (سکھانے والا، استاد، تعلیم دینے والا) بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر نبی اکرم، نورِ مجتہم، رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان حضرات میں تشریف فرما ہو گئے۔^(۴)

اسی طرح علم کی دولت سے محروم لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اس شخص کو ہوگی، جسے دنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا لیکن اُس نے حاصل نہ کیا۔^(۵)

1... سنن ابی داؤد، اول کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، ص ۵۷۸، حدیث: ۳۶۲۱ مملکتاً

2... سنن ابن ماجہ، کتاب المقدمة، باب فضل العلماء، الحدیث ۲۲۳، ج ۱، ص ۱۲۶

3... سنن ابی داؤد، اول کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، ص، الحدیث: ۳۶۲۱

4... سنن الدارمی، المقدمة، باب فضل العلم والعالم، ۳۶۵/۱، الحدیث: ۳۶۱

5... الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ص ۶۹، الحدیث: ۱۰۵۸

علم دین ہزاروں خوبیوں کا حامل ہے۔ اس میں دین و دنیا کا سکون و راحت بھی ہے اور اخروی نجات و کامیابی بھی۔ چنانچہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ علم دین کی جامعیت کو کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: علم حاصل کرو کہ اللهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے علم حاصل کرنا خشیت، اسے تلاش کرنا عبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اور اس کی جستجو کرنا جہاد ہے۔ جاہلوں کو علم سکھانا صدقہ اور اسے اس کے اہل تک پہنچانا نیکی ہے کیونکہ یہ حلال و حرام کا شعور دیتا، اہل جنت کو روشن دلیل اور گھبراہٹ میں اُنسیت دیتا ہے۔ سفر میں ہم نشین اور تنہائی کا ساتھی ہے۔ تنگدستی و خوشحالی میں رہنمائی کرتا اور دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے۔ عظیم لوگوں کے ہاں علم کی حیثیت زینت کی سی ہے۔ اللهُ عَزَّوَجَلَّ علم ہی کی بدولت قوموں کو رفعت و بلندی عطا فرماتا اور انہیں بھلائی میں لوگوں کا مقتدا و پیشوا بنا دیتا ہے۔ اہل علم کے نقش و قدم پر چلا جاتا، ان کے افعال کی پیروی کی جاتی اور ان کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے۔ فرشتے ان کی دوستی میں رغبت رکھتے اور انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ہر خشک و تر یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں اور پانی کے دیگر جانور، درندے اور چوپائے سب ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ علم جہالت کی تاریکی سے نجات دیتا، دلوں کو جلا (زندگی) بخشتا اور جہالت کے اندھیروں میں آنکھوں کو روشنی عطا کرتا ہے۔ اس کے ذریعے انسان نیک لوگوں کی منازل تک رسائی پاتا اور دنیا و آخرت میں بلند مقام تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و فکر کرنے کا اجر روزہ رکھنے کے برابر اور اسے پڑھنا، پڑھانا نوافل کے برابر ہے۔ علم ہی صلہ رحمی کا پیغام دیتا اور حلال و حرام کی پہچان کراتا ہے۔ علم تمام عمل کرنے والوں کا سردار اور عمل اس کا پیر و کار ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے جو خوش نصیبوں کو عطا کی جاتی اور بد بختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔^①

پیارے اسلامی بھائیو! آج اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو علم دین سے دوری اور صحبتِ علماء سے بیزاری نظر آتی ہے۔ علماء سے دوری کے باعث ہم نہیں جانتے کہ ہمارا ذریعہ معاش کیسا ہے؟ ہم روزی حلال کما رہے ہیں یا حرام؟ ہماری نماز درست ہے یا نہیں؟ صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہنے کے باوجود بھی روزہ ہوا یا نہیں؟ یہ وہ عام معاملات ہیں کہ جن کے بارے میں ہم پوچھنا اور شرعی رہنمائی لینا ضروری خیال ہی نہیں کرتے اور یوں ساری عمر ناجائز معاملات میں پڑے رہتے ہیں۔

لکھتے ہی ایسے کاروباری معاملات ہیں جو شرعی رہنمائی نہ لینے کی وجہ سے ناجائز و حرام اور سودی کمائی کا شکار ہیں۔ اللهُ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں ہمیں اہل علم سے رہنمائی لینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے چنانچہ پارہ 14 سورہ نحل کی آیت نمبر 43 میں اور پارہ 17 سورہ انبیاء آیت نمبر 7 میں ارشاد فرمایا:

فَسْئَلُوا أَهْلَ الدِّينِ كَمَا لَمْ تَكُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ترجمہ کنز الایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

کسی بھی قوم کا اعتماد اپنی کتاب اور اسلاف پر ہوتا ہے۔ حکم کتاب تو ہم ملاحظہ کر چکے اور سیرتِ اسلاف بھی ملاحظہ کیجئے۔ ہمارے اسلاف کرام میں عالی مقام، صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ ہیں۔ بارگاہ رسالت کے پروردہ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرت مبارکہ بھی ہمیں یہی درس دیتی ہے۔ صحابہ کرام رَضَوْنَا اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ اکثر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سوالات کرتے اور دینی رہنمائی حاصل کرتے۔

اسی طرح سیرتِ تابعین بھی ہمیں یہی درس دیتی ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے دعائے قنوت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ رکوع کے بعد پڑھی جائے گی یا پہلے تو ارشاد فرمایا پہلے۔^②

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا آیات و روایات اور صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرت مبارکہ سے یہی درس ملتا ہے کہ "علم دین

①... حلیۃ الاولیاء، 1/238

②... صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الرجیع۔ الخ، ص، حدیث: ۴۰۸۸

حاصل کرنا اور شرعی رہنمائی لینا ہمارے لیے از حد ضروری ہے۔"

لہذا چاہئے کہ صحابہ کرام رَضَوَانُ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کی سیرت پر چلتے ہوئے ہم بھی ہر دینی معاملہ میں علماء و مفتیان کرام سے شرعی رہنمائی لیں اور پھر قدم اٹھائیں۔ لہذا علماء کا ادب و احترام ملحوظ رکھتے ہوئے، ہمیشہ ان سے شرعی رہنمائی لینا چاہئے۔ آج کے اس پُر فتن دور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیر اہل سنت اور دعوتِ اسلامی کسی نعمتِ غیر مُتَرَقِّبَہ (م۔ت۔ر۔ق۔ب۔وہ اچھی چیز جو غیر متوقع طور پر ملے) سے کم نہیں۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ اپنے بیانات، رسائل، تصانیف اور مدنی مذاکروں میں بارہا دارالافتاء کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ نے جہاں دیگر شعبہ ہائے زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے وہیں عوام النَّاس کی شرعی رہنمائی کے لیے دارالافتاء اہلسنت بھی عطا فرمائے ہیں، چنانچہ ہر طرح کے مسائل میں علمائے اہلسنت و مفتیان کرام سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے اور اپنے معاملات کو قرآن و سنت کی روشنی میں انجام دینے کے لیے دارالافتاء اہلسنت سے رابطہ فرمائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ امین، بجاہ النبی الامین صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی عَلٰی مُحَمَّد